سوال

(373) وقف کرنے والے کی نیت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک موضع میں ایک مسجد کے متعلق کسی قدر جائیداد وقف ہے اور کچھ رقم جمع ہوتی تھی چونکہ اس موضع میں کوئی مدرسہ دینیہ وغیرہ ایسا نہ تھا جس میں یہ روپیہ صرف ہوتا اس واسطے اس گاؤں سے علیحدہ دوسری جگہ کے مدرسہ میں یہ روپیہ بھیجا جاتا تھا اور اسی مدرسہ میں برابر صرف ہوتا تھا اب کے اس گاؤں میں بمشورہ یہاں کی جماعت کے ایک مدرسہ دینیہ کھولا گیا ہے اور یہ مشورہ ہوا ہے کہ گاؤں کے غربا کے لڑکوں کو جو دوسری جگہ جا کر تعلیم پانے میں سخت مجبور ہیں ان کو اللہ دینی تعلیم دی جائے کیونکہ یہاں مدرسہ قائم ہونے سے بخوبی وہ لوگ تعلیم پاسکتے ہیں اور پا رہے ہیں مگر اس مدرسہ کے اخراجات کےلیے کوئی دوسری صورت نہیں ہے بجز یہی سب رقم کے پس اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ سب رقم جو دوسری غیر جگہ کے مدرسہ میں دی جاتی تھی وہ رقم اس مدرسہ میں جہاں سے یہ آمدنی ہے خرچ کی جائے یا نہیں اور یہ مدرسہ اس رقم آمدنی کا مستحق ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ اس موضع کا مدرسہ جو مذکورہ رقم آمدنی کی جگہ ہے آیا یہ مدرسہ زیادہ مستحق ہے یا مدرسہ غیر جگہ کا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واقف اپنے وقف میں جو شرط کرے اس کی پابندی لازم ہوتی ہے بشرطیکہ مذکورہ خلاف قانون شرع نہ ہو۔

"رویٰ مُسلِمٌ مِن حدیثِ عائشةَ أنّ الرّسولَ صلی اللہ علیه وسلم قال: ((مَن عَمِلَ عَملاً لَیسَ علیه أمرُنا هذا فهو رَدٌّ))" [1] (رواہ مسلم)

(جس نے ہمارے طریقے کے خلاف کوئی کام کیا تو وہ مردود اور باطل ہے)

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ: "كُلُّ شَرطٍ لَیسَ فِی کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَلَو کَانَ مِائَةَ شَرطٍ فَهُوَ بَاطِلٌ" [2] (رواہ الشیخان)

(جس نے کوئی ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو مردود ہے اگرچہ وہ سو شرطیں لگائے)

پس صورت مسئول عنہا میں جبکہ واقف نے ایک خاص موضع کی مسجد کے متعلق اپنی جائیداد وقف کی ہے جیسا کہ سوال میں درج ہے تو اس مسجد کے سوا اور کسی دوسری جگہ جائیداد مذکور کی آمدنی کا خرچ کرنا جائز نہیں ہے اب جو سگان موضع مذکور کے مشورہ سے اس موضع میں مدرسہ دینیہ کا قائم کرنا قرار پایا ہے تو اگر مدرسہ مذکور منجملہ مصالح ہے جس سے مسجد مذکور کی آبادی متصور ہے تو اس مدرسہ میں آمدنی مذکور کا خرچ کرنا جائز ہے ورنہ نہ اس مدرسہ میں اور نہ کسی دوسری جگہ میں اس کا خرچ کرنا جائز ہے۔

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1718)

(2)۔ صحیح البخاري رقم الحدیث(2579) صحیح مسلم رقم الحدیث(1504)[2]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الوقف، صفحہ:585

محدث فتویٰ